جدید زبانوں کے عربی ماخذ

(۳)

جناب مضطر عباسی۔ ایم۔ اے (مری)

نہر ''نہر'' عربی زبان کا لفظ ہے۔ فارسی اور اردو والوں نے یہ لفظ عربی سے براہ راست حاصل کیا ہے۔ انگریزی میں نہر کے لئے ''کینال'' CANAL قدیم فرانسیسی میں CHANEL اور جدید فرانسیسی میں CANAL ہے۔ انگریزوں اور فرانسیسیوں نے یہ لفظ لاطینی سے لیا ہے۔ جہاں اسکی صورت CANALIS ہے۔ انگریزی میں ایک دوسرا لفظ KENNEL ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں ''نالی'' ''بدرو'' ''سوراخ'' وغیرہ اسی طرح ایک اور لفظ ہے CHANNEL (چینل)۔ جس کے معنیٰ ہیں دریا، ندی یا نہر کا ظرف، پانی بہنے کی جگہ یا راستہ، ظاہر ہے۔ یہ سب الفاظ ''نہر'' ہی کا مفہوم دیتے ہیں۔ علم لسانیات کے یورپی ماہرین کا خیال ہے کہ انہوں نے یہ تمام الفاظ سنسکرت کے لفظ KHAN (کھان یا خان) سے لئے ہیں۔ جس کے معنیٰ کھودنے کے ہیں۔

اگر یورپ کے ان ماہرین لسانیات کی یہ بات مان لی جائے کہ جدید زبانوں کے الفاظ CANAL (کینال) CHANNEL (چینل) اور KENNEL (کینل) وغیرہ سنسکرت کے KHAN (کھان) سے ماخوذ ہیں۔ تو اس صورت میں ان تمام کلمات کا آخری حصہ ''نال'' یا ''نیل'' (NEL - NAL) زائد متصوّر ہوگا۔ اور KHAN کو بھی CAN یا CHAN میں تبدیل کرنے کا تکلف کرنا پڑے گا۔ لیکن اگر ہم CANAL اور CHANNEL وغیرہ کے ابتدائی رکن CA (کے) یا CH (چے) کو زائد مان لیں۔ اور باقی لفظ کو عربی کے ''نال'' سے ماخوذ مان لیں۔ جو نوّل کی ایک صورت ہے تو نہ صرف یورپ کی زبانوں کے ان بیشمار الفاظ کی اصل اور ماخذ تک رسائی ہو جاتی ہے۔ بلکہ اردو ہندی اور فارسی کے بھی بہت سے دوسرے الفاظ کی اصل بھی معلوم ہو جاتی ہے۔ یعنی نالہ۔ نالی۔ نلی۔ نلکہ وغیرہ۔

''نوّل'' عربی کلمہ ہے۔ لغت کی کتابوں میں اس کے معانی نالہ۔ ندی۔ اور نہر وغیرہ کے ہیں۔ نال، نوّل۔ کی ایک صورت ہے اور اس کے معانی میں عطا۔ بخشش۔ فیاضی وغیرہ کا جو مفہوم پایا جاتا

ہے۔ وہ بھی نول ہی کے مفہوم سے ماخوذ ہے۔

اگر ہم ایک قدم اور آگے بڑھائیں تو خود عربی کا "نہر" بھی نول کی طرح CANAL وغیرہ کا ماخذ قرار پاسکتا ہے۔ "نہر" کو نیل یا نال تک لے جانے کیلئے ہمیں لسانیات کے دو قاعدوں کا سہارا لینا ہوگا۔ وہ قاعدے یہ ہیں :

قاعدہ نمبر۱ :- "ہ" کا حروف علت سے تبدیل ہوجانا کم وبیش تمام زبانوں میں معلوم قاعدہ ہے۔ فارسی میں "ہست" اور "است" ہم معنیٰ ہیں جہاں "ہ" الف (ہمزہ) سے بدل گئی ہے اردو کے وہ تمام الفاظ جن کے آخر "ہ" آتی ہے۔ انہیں مضاف الیہ یا جمع بناتے وقت "ہ" "ے" سے بدل جاتی ہے۔ جیسے "بچہ" سے "بچے کی ماں" اضافت کی صورت میں اور "بچے" جمع کی حالت میں "ہ" "ے" بن گئی ہے۔ یورپ کی جدید زبانوں میں بیشمار الفاظ ایسے ہیں جن میں "ہ" (H) محض حرف علت کی آواز کو بڑھانے کیلئے آتی ہے۔ RIGHT (رائٹ) میں H حرف "ا" کی آواز کو بڑھانے کا کام دیتی ہے۔

قاعدہ نمبر۲ :- اس سلسلے میں دوسرا قاعدہ جس پر نظر ہونی چاہئے یہ ہے کہ "ر" اور "ل" آپس میں تبدیل ہوتے ہیں۔ عربی زبان کے قواعد کے ماہر عالم ابن جنی نے "ر" کے بارے میں لکھا ہے۔ "اخت اللام" کہ یہ "ل" کی بہن ہے۔ یورپ کے علمائے لسانیات نے بھی R (ر) اور L (ل) کو ایک دوسرے سے تبدیل ہوجانے والے حروف میں شمار کیا ہے۔ اس سلسلہ میں بیشمار مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ جاپانی زبان میں L (ل) نہیں آتا ہے۔ اور جو الفاظ معرفہ ہیں ان میں اگر L (ل) آتا ہے تو جاپانی لوگ اس L (ل) کو R (ر) سے بدل ڈالتے ہیں۔ مثلاً LONDON (لندن) کو جاپانی میں RONDON جرمنی کے دارالحکومت BERLIN (برلن) کو BERURIN اور ITALY (اٹلی) کو ITARII لکھتے اور بولتے ہیں ENGLISH (انگلش) کو جاپان والے IGIRISU کہتے ہیں۔

ENGLISH (انگلش) کے سلسلہ میں اردو میں بھی جاپانیوں کی تقلید کی جاتی ہے۔ یعنی ہم انگلش کی جگہ "انگریزی" لکھتے اور بولتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے لئے L (ل) کا تلفظ مشکل نہیں۔ عربی میں "سیر" اور "سیل" دو لفظ ایسے ہیں جن کے معانی میں قریبی ربط اور تعلق ہے۔ جبکہ ایک میں "ر" ہے اور دوسرے میں "ل"۔ حاصل کلام یہ کہ "ہ" حرف علت سے بدلتی ہے اور "ر" "ل" سے تبدیل ہونے والا حرف ہے۔

ان دو قاعدوں کے پیش نظر کہا جاسکتا ہے۔ کہ "نہر" کی "ہ" کو "ے" اور "ر" کو "ل" سے

بدل کر یورپ والوں نے "نیل" اور "نال" بنالیا ہے۔ اور "ک" یا "چ" زائد ہے۔ خود عربوں نے "نہر" اور "نہل" میں "ر" اور "ل" کو تبدیل کرکے معانی میں خفیف سی تبدیلی کرلی ہے۔ عربی لغت میں "نہر" اور "نہل" کے معانی اور مفہوم میں بہت قریب کا تعلق اور ربط بنایا گیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ یورپ والوں نے CANAL ، KENNEL ، CHANEL جرمنی میں KANAL اور روسی میں KANAAL (کانال) وغیرہ تمام الفاظ یا تو عربی کے "نال" سے ماخوذ ہیں جو "نول" کی ایک صورت ہے یا "نہر" میں "ہ" اور "ر" کی تبدیلی سے "نیل" اور "نال" بنایا گیا ہے۔

خنق | اگر کوئی صاحب انگریزی کے CANAL اور KENNEL لاطینی کے CANALIS قدیم فرانسیسی کے CHANEL انگریزی CHANNEL جرمنی کے KANAL اور روسی کے KANAAL کے بارے میں مصر ہوں کہ یہ سب کے سب کلمات سنسکرت کے KHAN (کھان یا خان) ہی سے ماخوذ ہیں اور اس سلسلہ میں یورپ کے علماء لسانیات کا فرمایا ہوا حرف آخر ہے تو ہم عرض کریں گے کہ وہ سب سنسکرت کا KHAN بھی عربی کے خنق سے ماخوذ ہے KHAN کے معنی ہیں کھودنا۔ اور خنق کے معنی ہیں پودے درخت کے تنا کو کھود کر زمین سے نکالنا، کاٹنا۔ وہی سنسکرت والا کھودنا۔

کین | ہم نے CANAL کے سلسلہ میں عرض کیا ہے کہ یہ لفظ عربی کے "نال" سے ماخوذ ہے۔ اور اس کے ساتھ جو CA اور بعض صورتوں میں CAN اور CHAN زائد ہے۔ اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ CAN کے بارے میں بھی چند باتیں عرض کردی جائیں CAN انگریزی میں کنستر، برتن، اور خاص کر تیل وغیرہ کے برتن کو کہتے ہیں یہ لفظ یورپ کی قدیم زبان "انگلو سیکسن" میں CANNE ہالینڈ کی ڈچ زبان میں KAN آئس لینڈ کی زبان میں KANNA اور جرمنی میں KANNE ہے۔ اس سے انگریزی میں فعل بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے CAN مصدر سے فعل ماضی مطلق CANNED اور CAN حاصل مصدر (کیننگ) CANNING (کین) کے معنوں میں یورپ والوں نے خاص طور پر لکھا ہے۔ کہ اس سے مراد عام طور پر ایسے برتن لئے جاتے ہیں۔ جو لوہے کے بنے ہوتے ہیں۔ اور ان میں تیل، پانی یا کوئی دوسرا مائع ڈالا جاتا ہے۔ عربی میں ایک لفظ "قین" ہے جس کے معنی ہیں لوہار کا کسی برتن کو درست کرنا یعنی عربی کے "قین" میں لوہا اور برتن دونوں کا مفہوم موجود ہے۔

کینل | نہر CANAL کی بحث کے دوران ایک لفظ KENNEL کا ذکر آیا ہے جس کے معنی نالی، بدرو اور سوراخ کے ہیں۔ انگریزی میں ایک اور لفظ KENNEL بھی ہے۔ جس کے معنی ہیں سگ خانہ، تنگ خانہ یا وہ خانہ جس میں

بوڑی وغیرہ قسم کے جانور رہتے ہیں۔ اس مفہوم (سگ خانہ) کیلئے فرانسیسی میں KEN اور CHIEN اطلینی میں CANIS کے الفاظ ہیں۔ انگریزی میں KENNEL بطور فعل بھی استعمال ہوتا ہے۔ اسی سے KENNELED اور KENNELING کے کلمات بنائے گئے ہیں یعنی کتے کو اسکی کوٹھڑی میں بند کیا یا بند کرنا وغیرہ۔ عربی میں ایک لفظ قُنّ ہے جس کے معنی ہیں مرغیوں کا ڈربہ یعنی مرغی خانہ یورپ میں KEN سگ خانہ ہے اور عربی میں قنّ مرغی خانہ۔ علاوہ ازیں عربی میں ایک اور لفظ کِنّ ہے جس کے معنی گھر، خانہ اور پردہ کے ہیں پنجابی میں "کھن" اس مکان یا گھر کو کہتے ہیں جس کا دروازہ کسی دوسرے مکان کے اندر کھلتا ہو اور کوئی وجہ نہیں کہ کان (معدن) اور خانہ (گھر) وغیرہ کلمات عربی کے قنّ یا کنّ سے متعلق نہ ہوں۔

رات | ہم نے نہر CANAL کے بارے میں کہا ہے کہ اس کے شروع میں "C" (ک) زائد ہے اور باقی "نال" عربی لفظ ہے۔ ابتداء میں زائد رکن یا حرف کی مثال فارسی کے شب میں نظر آتی ہے۔ فارسی والے مانتے ہیں کہ انہوں نے "شب" کا لفظ اوستائی زبان کے لفظ "خشپ" سے لیا ہے یعنی فارسی کا شب (رات) اصل میں اوستائی زبان کا لفظ ہے۔ جہاں اسکی صورت "خشپ" ہے۔ اور فارسی والوں نے "خ" کو حذف کرکے "شب" اور "شپ" بنا لیا ہے۔ اور یاد رہے کہ اوستائی زبان میں خشپ عربی کے "خسف" یا "کسف" سے لیا گیا ہے۔ خشپ یعنی رات میں سورج کا بے نور ہو جانا یعنی تاریکی کا چھا جانا پایا جاتا ہے۔ اور خسف اور کسف کے عربی میں یہی معنی ہیں

کلمہ کے ابتدائی حروف یا رکن کے حذف کر دینے کی اور بھی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ فارسی میں "اگر" کی جگہ "گر" بولتے اور لکھتے ہیں۔ اسی طرح "از" کی جگہ "ز" بھی مستعمل ہے۔ کلمہ کے آخر سے حروف یا رکن کے حذف کی مثال "لیکن" سے "لیک" اور "ولیکن" سے "ولے" ہے۔ اور کلمہ کے درمیان سے حروف یا رکن کے حذف کی مثال "اگر" کی جگہ "ار" اور "واگرنہ" کی جگہ "ورنہ" کا استعمال ہے۔

دریا | نہر سے مناسبت کے پیش نظر دریا کے بارے میں بھی چند معروضات پیش خدمت ہیں۔ یورپ کی جدید زبانوں میں دریا کیلئے حسب ذیل الفاظ ہیں

انگریزی	RIVER	(ری ور)
ڈچ	RIVIER	(ری ویر)
پرتگالی	RIO	(ریو)

ہسپانوی	RIO	(ریو)
روسی	REKA	(ریکا)
لاطینی	RIPARUS	(ریپاروس)
اسپرانتو	RIVERO	(ریورو)

اہل یورپ کا خیال ہے کہ انہوں نے یہ تمام کلمات لاطینی کے کلمہ RIPA (ریپا) سے اخذ کئے ہیں RIPA کے معنی ہیں دریا کا کنارا یعنی ساحل دریا۔ اگر ہم اہل یورپ کی یہ رائے مان لیں تو پھر ہمیں عربی میں RIPA کا ماخذ تلاش کرنا ہوگا۔ چنانچہ عربی کے کلمات رَفاء - ریفہ اور ریف ایسے ہیں جنہیں صورت اور معنی کے اعتبار سے لاطینی کے RIPA کا ماخذ قرار دیا جا سکتا ہے۔ رفاء کے معنی ہیں کشتی کو کنارے پر لگانا۔ اور ریفہ اور ریف کے معنی ہیں۔

وہ زمین جو دریا کے کنارے اور ساحل سے قریب تر واقع ہونے کی وجہ سے سرسبز اور شاداب رہتی ہے۔ ملک مصر میں دریائے نیل کے ساحلی علاقوں کی زمین کو بھی "ریف" کہا جاتا ہے۔

غرض اہل یورپ کا خیال ہے کہ RIVER - RIO اور REKA وغیرہ کلمات کا ماخذ لاطینی زبان کا کلمہ RIPA ہے۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ RIPA کا ماخذ عربی "ریف" ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم نے RIPA کو RIVER وغیرہ کا ماخذ تسلیم کر لیا ہے۔ ہم نے صرف لاطینی کے RIPA کا ماخذ "ریف" عرض کیا ہے۔ RIVER وغیرہ کے بارے میں ہمارا خیال ہے کہ ان سب کلمات کا عربی ماخذ رَدی۔ بردی۔ رَدہ۔ راد۔ اور رواہ۔ وغیرہ میں موجود ہے۔ یہ سب عربی کلمات ہیں۔ اور ان کے معنوں میں دریا۔ پانی۔ سیرابی۔ اور سرسبز و شاداب ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یورپ کی زبانوں کے علاوہ فارسی زبان کا کلمہ "رود" بھی اسی عربی اصل سے ماخوذ ہے۔ اہل یورپ نے اصل مادے یعنی "رد" یا "راد" کے ساتھ کہیں R (ر) کہیں P (پ) اور کہیں K (ک) کا اضافہ کیا ہے۔ اور فارسی والوں نے "د" بڑھا لیا ہے۔ ویسے "د" کے بغیر بھی "رو" دریا کے معنوں میں مستعمل ہے۔ اسی موقع پر اس بات کا عرض کر دینا دلچسپی کا باعث ہوگا کہ "ر" اور "ج" ایک دوسرے سے تبدیل ہونے والے حرف ہیں۔ چنانچہ کہا جا سکتا ہے۔ "رو" کی طرح "جو" بھی عربی الاصل ہے۔ (جاری ہے)

الحق میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں